



عبادت کا فائدہ

ابو اسعد مولا نا محمد صدیق حفظہ اللہ

سے اللہ تعالیٰ کی سلطنت و بادشاہت میں کوئی نقص نہ ہوگی۔ واقعہ یہ ہوگی بلکہ خود انسانیت بے سکون و پریشان حال ہو جائے گی کہ قیامت بپا ہو جائے گی، پیارے نبی کریم ﷺ نے اسی چیز کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض الله، الله وفي رواية لا تقوم الساعة على احد يقول الله الله (رواه مسلم)

جب تک اللہ کے ذکر و عبادت کی یاد ختم نہیں ہو جاتی قیامت برپا نہیں ہوگی، ایک روایت میں یوں ہے کہ جب تک ایک بھی شخص اللہ اللہ کر کے عبادت و ذکر کر رہا ہوگا اس پر قیامت قائم نہ ہوگی،

اس کا ایک ہی جواب ہے کہ یہ سب کچھ حضرت انسان کیلئے پیدا کیا گیا اور انسان کو کس کیلئے معرض وجود میں لایا گیا، اس کی تخلیق کس مقصد کیلئے؟ اس کا بھی ایک ہی جواب ہے کہ حضرت انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے کس کی عبادت کیلئے؟ صرف اللہ کی عبادت کیلئے، کون سی عبادت؟ وہ عبادت کہ جو مقصد تخلیق انسانیت ہے، صرف وہ عبادت جو مقصد بعثت رسل ہے، وہ عبادت جو مجاہدین اسلام

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون، ما ارید منهم من رزق وما ارید ان يطعمون، ان الله هو الرزاق ذو القوة المتین، (سورة الذاریات ۵۶، ۵۷، ۵۸)

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں، اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کو رزق دینے والا طاقتوں کا مالک

مضبوط ہے

یہ بلند و بالا آسمان، یہ چار سو پھیلا ہوا فرش زمین، یہ اجالا بکھیرتا ہوا سورج، یہ روشن و منور چاند، یہ چمکتے و دکتے ستارے، یہ آسمان

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انسان اور جن، تمام اپنے میں سے سب سے زیادہ متقی دل والے آدمی کی حالت و صفت پر ہو جائیں تو اس سے میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ ہوگا، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر انس و جن تمام اپنے بدترین دل والے آدمی کی حالت اختیار کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی

کے غزوات و قتال کی غرض و غایت ہے

(اخراج العباد من عبادة العباد الى عبادة الله البدایہ والنہایہ لابن کثیر)

وہ عبادت کہ جس کا فائدہ خود انسان کو ہے نہ کہ رحمان کو، عبادت کا محتاج انسان ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ، تخلیق انسانیت برائے عبادت احتیاج الہی نہیں بلکہ مقصود و مطلوب الہی ہے، ساری انسانیت اگر عبادت کے صراط مستقیم سے منحرف ہو جائے تو اس

سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ، یہ ٹھائیں مارتے ہوئے سمندر و دریا یہ پھل دار و ثمر آ و درخت، یہ دلکش لعل و یاقوت، یہ سرخ اذخوں کی قطاریں، یہ گائیں اور بکریوں کے ریوڑ، یہ عمدہ گھوڑوں کی سواریاں، یہ غسل مصفی اور لبن خالص، یہ سکون آور آ و آ بشاریں اور یہ مہر پیراہن مرغزاریں، یہ شمار و احصاء میں نہ آنے والے احسانات و انعامات..... یہ سب کچھ کس کی خاطر تخلیق کیا گیا؟

پہلی بات کی دلیل بھی حدیث قدسی سے ملاحظہ فرمائیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يا عبادي! لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی اتقى قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلك فی ملکي شيئا يا عبادي لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلك من ملکي شيئا.

احصیہا لکم ثم اوضیکم ایہا فاضل وجد
خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذالک فلا
یلومن الانفسہ

اے میرے بندو! اگر تمہارے اعمال و
عبادت ہی میں جنہیں میں تمہارے لئے محفوظ کر رہا
ہوں پھر قیامت کے روز وہی اعمال اجر سمیت تمہیں
پورے پورے دے دوں گا، لہذا جو کوئی وہاں خیر و
بھلائی پائے تو الحمد للہ کہے اور جو کوئی اس کے سوا برا
نتیجہ پائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے
(صحیح مسلم)

جب تخلیق انسانیت کی غرض و غایت اللہ
کی عبادت ہے اور باقی ہر چیز کی تخلیق برائے انسانیت
ہے تو پھر انسان کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہئے اور
باقی رہا رزق وغیرہ کا معاملہ تو یہ عبادت کی برکت سے
خود بخود حل ہو جائے گا جیسا کہ حدیث قدسی میں اس
کیلئے ضمانت الہی مذکور ہے

قال اللہ یا ابن آدم تضرغ
لعبادی املا صدرك غنی واسد فقرک والا
تفعل ملات صدرك شغلا ولم اسد فقرک
(مسند احمد ۲/۳۵۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو میری
عبادت کیلئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ دولت مندی
سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی بند کردوں گا، اور اگر تو
ایسا نہ کرے گا تو تیرے سینے کو مشغولیت و کام سے بھر
دوں گا اور تیری فاقہ و محتاجی دور نہ کروں گا۔ (مسند
احمد)

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ بعض آسانی
کتاب میں مرقوم ہے کہ: یقول اللہ تعالیٰ ابن
آدم خلقتک لعبادی فلا تلعب وتکفلت
برزقک فلا تتعب فاطلبنی تجدنی فان
وجدنی وجدت کل شئی وان فاتک فانک
کل شئی وانا احب الیک من کل شئی
(تفسیر ابن کثیر ۷/۴۰۲)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے
میں نے تجھے اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے لہذا لھو لعب

مجھ سے مانگنے لگو اور میں ہر ایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز
دے دوں تو اس سے میرے پاس خزانوں میں کی نہیں
ہوگی مگر اتنی جتنی سمندر میں سوئی ڈوبیں تو وہ اس سے
کی کرتی ہے۔

قرآن کریم بیان فرما رہا ہے کہ:
اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا توانائی والا
مضبوط ہے فرمایا رزق دینے والا میں ہی ہوں، سب
کی روزی میرے ذمہ ہے تم سب میرے در کے فقیر و
محتاج ہو میں کسی کا محتاج نہیں:

وما من دابة فی الارض الا علی
اللہ رزقها ویعلم مستقرها ومستودعها کل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو میری عبادت کیلئے فارغ
ہو جا، میں تیرا سینہ دولت مندی سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی
بند کردوں گا، اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرے سینے کو مشغولیت
و کام سے بھر دوں گا اور تیری فاقہ و محتاجی دور نہ کروں گا

فی کتاب مبین (سورۃ ہود ۶)
زمین میں چلنے والا لا کوئی جاندار ایسا نہیں
ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور جس کے متعلق
وہ نہ جانتا ہو کہ کہاں وہ رہتا ہے اور کہاں وہ سونپا جاتا
ہے، سب کچھ ایک روزن کتاب میں موجود ہے۔
یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ
واللہ هو الغنی الحمید (سورۃ الفاطر ۱۵)
اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ سبے نیاز
خوبیوں والا ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عبادت وغیرہ کسی
چیز کا محتاج نہیں ہے انسان خود عبادت کا محتاج ہے،
عبادت کا فائدہ خود اس کو ہوگا کہ اس کی دنیا و آخرت
سنور جائے گی اسی حدیث قدسی کے آخر میں رب
تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

یاعبادی انما ہی اعمالکم

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور
پچھلے، انسان اور جن، تمام اپنے میں سے سب سے
زیادہ متقی دل والے آدمی کی حالت و صفت پر
ہو جائیں تو اس سے میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ
ہوگا، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر انس و
جن تمام اپنے بدترین دل والے آدمی کی حالت اختیار
کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی واقع نہ
ہوگی (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ان سے روزی
نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو کما کر کھلائیں
تخلیق انسانی سے میرا مقصود یہ نہیں ہے کہ تم کماؤ اور

میں کھاؤں جیسا کہ دوسرے آقاؤں کا اپنے غلاموں
سے یہی مقصود و مطلوب ہوتا ہے، میں تم سے رزق کا
مطالبہ نہیں کرتا بلکہ رزق کے سارے خزانے تو خود
میرے ہی پاس ہیں، وہ بھی اپنے لئے نہیں تمہارے
لئے جمع کر رکھے ہیں، جتنا دل چاہے مانگ لو، سب کو
عطا کر دوں پھر بھی میرے رزق کے خزانوں میں کچھ
کمی واقع نہ ہوگی، رزق کی حاجت ضرورت تمہیں ہے
مجھے نہیں، حدیث قدسی میں ارشاد الہی ہے۔

یاعبادی! لو ان اولکم و آخرکم
وانسکم وجنکم قامو فی صعید واحد
فسائلو نی فاعطیت کل واحد مسئلته
مانقص ذالک مما عندی الا کما ینقص
المخیط اذا دخل البحر۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر،
انس و جن تمام کے تمام ایک میدان میں کھڑے ہو کر